السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اخبارات میں جوعاق نامہ دیاجاتا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے کیا والد کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے نافرمان بیٹے کووراثت سے محروم کرسکے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد کو تقسیم کرنے کا طریقہ کار خود اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ ہے۔ اس میں کسی کو ترمیم واضافہ کا حق نہیں ہے جو حضرات قانون وراثت کو پامال کرتے ہوئے آئے دن اخبارات میں اپنی اولاد میں سے کسی کے متعلق ''عاق نامہ'' کے اشتہارات دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے خوفناک عذاب کی دھمکی دی ہے۔ ہمارے معاشرے میں کہیں تو عورتوں کو وراثت سے مستقل طور پر محروم کردیا جاتا ہے اور کہیں دوسرے بچوں کو نظرانداز کرتے ہوئے صرف لڑکے کو ہی وراثت کا حق دار ٹھہرا دیا جاتا ہے، یہ سب اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ ضابطہ میراث کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مردوں کے لئے اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، خواہ وہ مال تھوڑا یا بہت ہو اور یہ حصہ (اللہ کی طرف) سے مقرر ہے۔'' [۴/النساء:۷]

اس آیت کریمہ کے پیش نظر کسی وارث کو بلاوجہ شرعی وراثت سے محروم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ماہرین وراثت نے ان وجوہات کو بڑی دلیل سے بیان کیا ہے جو وراثت سے محرومی کا باعث ہیں عام طور پر اس کی دو اقسام ہیں:

پہلی قسم میں وہ موانع شامل ہیں جو فی نفسہ وراثت سے محرومی کا باعث بنتے ہیں ان میں غلامی، قتل ناحق اور اختلاف ملت یعنی کفر وارتداد وغیرہ ہیں۔

دوسری قسم میں وہ موانع ہیں جو فی نفسہ تو رکاوٹ کا باعث نہیں، البتہ بالتبع محرومی کا ذریعہ ہوتے ہیں ان میں وارث اور مورث کا اشتباہ برسر فہرست ہے، جیسے ایک ساتھ غرق ہونے والے، آگ میں جل کر اس دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں۔ اگر ان کے درمیان وراثت کا رشتہ قائم ہو تو ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے بشرطیکہ پتہ نہ چل سکے کہ ان میں پہلے اور بعد کون فوت ہوا ہے۔ احادیث میں بھی اس کی وضاحت ملتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''جو کسی کی وراثت کو ختم کرتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی وراثت کو ختم کردیں گے۔'' [شعب الایمان للبیہقی: ۱۴/۱۱۵]

اس طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے وارث کو حصہ دینے سے راہ فرار اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حصہ جنت سے ختم کردیں گے۔'' [ابن ماجہ، کتاب الوصایا: ۲۷۰۳]

اگرچہ مؤخر الذکر روایت میں ایک راوی زید العمی ضعیف ہے، تاہم اس قسم کی روایت بطور تائید پیش کی جاسکتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اگر بیٹا نافرمان ہے تو وہ اپنی سزا اللہ تعالیٰ کے ہاں پائے گا۔ لیکن والد کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسے جائیداد سے محروم کردے۔ بعض لوگ محض ڈرانے کے لئے ایسا کرتے ہیں لیکن ایسا کرنا بھی کئی ایک قباحتوں کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے۔ لہٰذا رائج الوقت ''عاق نامہ'' کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:273